KPK MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

(د)	شاعر نے جان بوجھ کر محبوب کا ساتھ نہیں دیا۔	(✓)
(ہ)	سوال کرنا شاعر کو اچھا نہیں لگتا۔	(✓)
(و)	شاعر کو محبوب کے رویے پر بے حد حیرت ہے۔	(✗)
(ز)	شاعر کا ظرف بے پناہ وسیع ہے۔	(✗)
(ح)	شاعر اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے سوال نہیں کرتا۔	(✓)
(ط)	وصال یار شاعر کی حسرت ہے۔	(✗)
(ی)	چاہت کے باوجود شاعر ہمت نہ کر سکا۔	(✓)

☆......☆......☆

غزل

(شہزاد احمد)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
گردن زدنی	واجب القتل	جیا کرنا	زندہ رہنا

اشعار کی تشریح

نہ سہی کچھ مگر اتنا تو کیا کرتے تھے
وہ مجھے دیکھ کے پہچان لیا کرتے تھے

تشریح: اس شعر میں شہزاد احمد اپنے محبوب کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ میرا محبوب مجھے کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے تھے۔ مگر اتنا ضرور کرتے تھے۔ کہ پہچاننے سے انکار نہیں کرتے تھے۔ اب اس نے پہچاننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔ اور انجان بن گئے ہیں۔

آخر کار ہوئے تیری رضا کے پابند
ہم کہ ہر بات پر اصرار کیا کرتے تھے

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تشریح: شاعر کہتا ہے۔ کہ ایک وقت وہ تھا۔ کہ میں ہر بات محبوب سے منواتا تھا۔ اور اگر وہ انکار کرتا۔ تو میں اصرار کر کے اپنا مطلب حاصل کر لیتا تھا۔ لیکن اب وہ وقت نہیں رہا۔ محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ کہ اب تم حکم کرتے ہو۔ اور میں تعمیل کرتا ہوں۔ یعنی تیرے حکم کا غلام بن گیا ہوں۔

خاک ہیں اب تیری گلیوں کے وہ عزت والے
جو تیرے شہر کا پانی نہ پیا کرتے تھے

تشریح: تیری گلیوں کے وہ معزز لوگ جو اپنے آپ کو بہت بڑا اور عظیم خیال کرتے تھے۔ اور تجھ سے نفرت کی وجہ سے تیرے شہر کا پانی پینا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔ اب اُن کی عزت خاک میں مل گئی ہے۔ اور وہ حقیر و ذلیل ہو گئے ہیں۔ اور تیری گلی کی خاک بن گئے ہیں۔

اب تو انسان کی عظمت بھی کوئی چیز نہیں
لوگ پتھر کو خدا مان لیا کرتے تھے

تشریح: شاعر کہتا ہے۔ لوگ پتھروں کو پوجتے تھے۔ اور اسے خدا مان کر اُس کے آگے سجدہ ریز رہتے تھے۔ لیکن اب ایسا زمانہ آگیا ہے۔ کہ انسان کی عظمت بھی جاتی رہی۔ اور انسان جو اشرف المخلوقات تھا۔ ذلیل و خوار ہو گیا۔

دوستو! اب مجھے گردن زدنی کہتے ہو
تم وہی ہو جو میرا زخم سیا کرتے تھے

تشریح: اس شعر میں شاعر اپنے دوستوں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے دوستو! میں جب زخم کھاتا تھا۔ تم لوگ میرے زخموں کا علاج کیا کرتے تھے۔ اور اسے سی کر مجھے دوبارہ مقابلے کیلئے تیار کرتے تھے۔ لیکن اب تمہیں کیا ہوا۔ کہ تم بھی مجھے مجرم، گنہ گار اور واجب القتل کہتے ہو حالانکہ مجھ سے کوئی نیا گناہ سرزد نہیں ہوا۔

اب تو شہزاد ستاروں پہ لگی ہیں نظریں
کبھی ہم لوگ بھی مٹی میں جیا کرتے تھے

www.perfect24u.com

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

تشریح: معلوم ہوتا ہے۔ کہ شاعر کے ارادے بہت بلند ہیں۔ کہتے ہیں۔ اے شہزاد! ایک ایسا وقت بھی ہم پر گزرا ہے۔ کہ ہم خاک میں پڑے زندگی بسر کرتے تھے۔ یعنی ذلت اور رسوائی کی زندگی گذارتے تھے۔ لیکن وہ زمانہ نہیں رہا۔ اب ہماری نظریں ستاروں پر لگی ہوئی ہیں۔ اور بلندیوں کی طرف ہم رواں دواں ہیں۔

مشقی سوالات کے جوابات

سوال 1: غزل کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب دیں۔

(الف) شاعر نے اصرار کرنا کیوں چھوڑ دیا۔

(ب) گلیوں کی خاک ہونے سے کیا مراد ہے۔

(ج) زخم سینے سے کیا مراد لی گئی ہے۔

(د) کسی کے شہر کا پانی تک نہ پینا، کس بات کی غمازی کرتا ہے۔

(ہ) شاعر نے ستاروں پر نظریں کیوں لگائی ہیں۔

جواب:

(الف) شاعر نے محبوب کی رضا کو اپنی رضا سمجھ کر اصرار کرنا چھوڑ دیا۔

(ب) گلیوں کی خاک ہونے سے مراد ذلیل و خوار ہونا ہے۔

(ج) زخم سینے سے مراد زخم کا علاج کرنا اور ہمدردی کرنا ہے۔

(د) کسی کے شہر کا پانی تک نہ پینا اس کی غمازی کرتا ہے۔ کہ وہ اس شخص سے شدید نفرت کرتا ہے۔

(ہ) شاعر اپنی حالت بدلنا چاہتا ہے۔ ترقی کرنا چاہتا ہے۔ اپنی زندگی میں انقلاب لانا چاہتا ہے۔ اس لئے وہ بلندیوں کی طرف دیکھ رہا ہے۔

سوال 2: اس غزل کی ردیف لکھیں۔

جواب: اس غزل کی ردیف "کرتے تھے" ہے۔

سوال 3: درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

KPK MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

گردن زدنی ، رضا ، اصرار ، شہر ، عظمت

جواب:

گَرْدَنْ زَدْنِی ، رَضَا ، اِصْرَار ، شِہَرْ ، عَظْمَتْ

سوال4:مندرجہ ذیل شعر کی تشریح کریں۔

آخر کار ہوئے تیری رضا کے پابند
ہم کہ مہربان پر اصرار کیا کرتے تھے

تشریح: شاعر کہتا ہے۔کہ میں ایک ضدی انسان تھا۔ہر کسی سے اپنی بات منواتا تھا۔اور ہر بات پر اصرار کرتا تھا۔کہ لوگ اسے تسلیم کریں۔لیکن اب میں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا ہے۔اب میں اپنے محبوب کی رضا کو اپنی رضا سمجھتا ہوں۔اور اس کی رائے اور حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔

☆......☆......☆

www.perfect24u.com